

الاصابه فی تمیز الصحابه میں روزے سے متعلق روایات احکام کا تحقیقی جائزہ

Research Review of the Traditions of Rulings on Fasting in Al-Asaba

Fi Tameez Al-Sahaba

Majid Rashid (Ph.D Scholar)

University of Karachi, Karachi.

majid.rashid@kfueit.edu.pk

Muhammad Atif Aslam Rao Dr.

Assistant professor, University of Karachi, Karachi.

data.atif@gmail.com

ABSTRACT

Ibn Hajar Asqalani's book "Al-Asaba Fi Tameez Al-Sahaba" is a well-known and important work on the life and contributions of the Companions. This book is cited as a source for determining companion status. It's not a stretch to call it an encyclopaedia of the Holy Prophet's associates. Apart from serving as a companion reference book, this book contains the Holy Prophet's Seerah in a thorough and well-organized manner. The book's distinction is not hidden from scientific and research professionals. The lives of the companions were recounted in the book and other comparable writings, as was the biography of the Prophet (peace be upon him), but another component was overlooked. In this paper the researcher has evaluated the Hadiths related to Fasting that are narrated in Alasaba Fe Tameez us Sahaba..

Key words: Al-Asaba Fi Tameez Al-Sahaba, Hadiths related to commandments, Narrators, Fasting and affairs.

الاصابه فی تمیز الصحابه شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی ایک شاندار تصنیف ہے جس کی تیاری میں حافظ ابن حجرؒ نے اپنی قیمتی زندگی کی چالیس بہاریں صرف کیں مگر اس کی تصنیف ختم نہ کر پائے۔ اسے تذکار صحابہ میں مرجع کی حیثیت حاصل ہے۔ اگر ہم اسے اصحاب رسول ﷺ کا انسائیکلو پیڈیا قرار دیں تو شاید یہ بات غلط نہ ہو۔ اس کتاب میں کثرت سے روایات احکام بھی پائی جاتیں ہیں، اس آرٹیکل

میں روایات احکام جو روزے سے متعلق ہیں ان کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے اور ان میں پائے جانے والے تحقیقی نکات بیان کیے ہیں، جن سے ان روایات کا اتصال و انقطاع اور کسی علت خفیہ کا بھی علم ہو گا اور مجموعی موازنہ کے تحت روایات کے مقام اور مرتبہ کو بیان کیا ہے، رواد کے طبقات کو تقریب التہذیب کی روشنی میں بیان کیا جائے گا نیز روایات کا مجموعی موازنہ بیان کرنے میں مکتبہ القلم سے مدد لی گئی ہے۔

روزہ کی حالت میں بھول کر کھانے پینے کا حکم:

" وأخرج ابن أبي الدنيا في كتاب «المزاح» والزبير بن بكار في «من طريق ابن عجلان، عن سعيد، عن أبي هريرة - أن رجلاً قال: إني أصبغت صائماً، فنجيت أبي فوجدت عنده خبزاً ولحماً، فأكلت حتى شبع، ونسيت أني صائم. فقال أبو هريرة: اللّٰهُ أَطْعَمَكَ. قال: فخرجت حتى انتهيت فلانا فوجدت عنده لقمة تحلب فشربت من لبنها حتى رويت. قال: اللّٰهُ سَقَاكَ. قال: ثم رجعت إلى أهلي وثقلت فلما استيقظت دعوت بماء فشربته. فقال: يا ابن أخي، أنت لم تعود الصيام. "¹

کتاب المزاح میں ابن ابی الدنیا اور زبیر بن بکار نے بطریق ابن عجلان، سعید سے بحوالہ ابو ہریرہ روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا: میں روزے سے تھا اپنے والد کے گھر آیا جہاں روٹی اور گوشت پکا ہوا تھا اور بھولے سے پیٹ بھر کر کھا لیا ہے، ابو ہریرہؓ فرمانے لگے: اللہ نے تجھے کھلایا ہے وہ صاحب کہتے ہیں: میں وہاں سے نکل کر کسی اور کے ہاں گیا وہاں اونٹنی دوہی جا رہی تھی میں نے سیراب ہو کر اس کا دودھ پی لیا، ابو ہریرہؓ فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ نے تجھے سیراب کیا ہے، پھر وہ صاحب کہتے ہیں: میں نے اپنے گھر قبولہ کیا، بیدار ہوا تو پانی مانگا جسے پی لیا، حضرت ابو ہریرہؓ فرمانے لگے: بھتیجے! تم روزے کی طرف کیوں آتے ہو؟

سند اور متن حدیث کا تحقیقی جائزہ:

ابن ابی الدنیا کا تعارف:

نام عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان القرشی الاموی مولا حم ابو بکر ابن ابی الدنیا البغدادی الحافظ اور آپ کی وجہ شہرت صاحب تصنیف ہونا ہے، آپ کی پیدائش 208ھ میں ہوئی اور وفات 281ھ میں ہوئی، آپ کا تعلق بارہویں طبقے سے ہے جو تبع تابعین سے صغار اخذ کرنے والے ہیں۔ امام ابن ماجہ نے تفسیر میں ان کی موافقت میں روایات ذکر کی ہیں۔²

جرح و تعدیل:

امام ابن حجرؒ نے انہیں صدوق، حافظ اور صاحب التصنیف کہا ہے۔³

ابراہیم الحربی سے حکایت بیان کی کہ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ ابو بکر ابن ابی الدنیا پر رحم کرے، کیونکہ ہم عفان کی طرف جاتے تھے اور ان سے سنتے تھے، ہم نے ابو الدنیا کو محمد بن الحسین البرجلانی کے ساتھ بیٹھے دیکھا۔⁴

اساتذہ:

ابن ابی الدنیا کے استادوں میں الزبیر بن بکار کا "تہذیب الکمال" میں ذکر کیا گیا ہے، اس سے معلوم ہوا سند کا اتصال ثابت ہے۔⁵

زبیر بن بکار کا تعارف:

آپ کا نام زبیر بن بکار القرشی الاسدی الزبیری ہے اور کنیت ابو عبد اللہ المدنی ہے، آپ کا شمار دسویں طبقے میں ہوتا ہے جو تبع تابعین میں بڑے احادیث بیان کرنے والے ہیں ان میں وہ لوگ شامل ہیں، 256ھ میں آپ کی وفات ہوئی اور ابن ماجہ نے ان سے روایت کی۔⁶

جرح و تعدیل:

اور امام ابن حجر نے ان کو ثقہ کہا اور کہا کہ سلیمانی نے ان کو ضعیف قرار دینے میں خطا کی۔⁷
امام ذہبی نے انہیں العَلَاءَةُ الْحَاوِظَةُ النَّسَابَةُ، قَاضِي بَكَّةَ وَعَالِيهَا، کہا ہے۔⁸
امام دارقطنی نے کہا کہ زبیر بن بکار ثقہ ہیں اور ابو القاسم بغوی نے کہا کہ وہ ثابت، عالم اور ثقہ تھے۔⁹

اساتذہ:

زبیر بن بکار کا ثابت بن عجلان سے اتصال ثابت نہیں اس لئے اس سند میں انقطاع موجود ہے، اتصال ثابت اس لئے نہیں ہے کیونکہ محمد بن عجلان کی تاریخ وفات 149ھ جس طرح کہ خلاصۃ تہذیب "تہذیب الکمال" میں مذکور ہے:-
"وَقَدْ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَعِينٍ وَقَالَ أَبُو عَاتِمٍ لَيْسَ بِالْمُسْتَنَادِ سَنَةَ تِسْعٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ"¹⁰
جبکہ زبیر بن بکار کی تاریخ وفات 256ھ ہے جس طرح کہ "تہذیب الکمال" اور "تہذیب التہذیب" میں مذکور ہے:-
"وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الطَّوْسِيُّ مَاتَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ "256" -¹¹ اس سے معلوم ہوا یہاں روایت میں اتصال نہیں ہے۔

تلامذہ:

"تہذیب الکمال" میں زبیر بن بکار سے شاگردوں میں ابو بکر عبد اللہ بن محمد ابن ابی الدنیا کا ذکر کیا جو اتصال کے لئے مؤید ہے۔¹²

ابن عجلان کا تعارف:

نام ثابت بن عجلان انصاری سلمیٰ ہے، کنیت ابو عبد اللہ شامی حمصی ہے (بعض نے کہا کہ وہ اہل ارمینہ میں سے ہیں)، صغار تابعین کے پانچویں درجے سے تعلق رکھتے ہیں، ان سے امام بخاری، امام ابو داؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔¹³

جرح و تعدیل:

امام ذہبی نے صالح الحدیث کہا ہے۔¹⁴ امام ابن حجرؒ نے انہیں صدوق کہا ہے۔¹⁵ عبد اللہ بن احمد نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سوال کیا ثابت بن عجلان کے بارے میں تو آپ نے کہا کہ وہ ثقہ ہیں۔¹⁶

اساتذہ:

آپ کے اساتذہ میں سے ایک مشہور استاد سعید بن المسیب ہیں جو سند کے متصل ہونے کے لئے کافی ہے۔¹⁷

تلامذہ:

زبیر بن بکار کا ثابت بن عجلان سے اتصال ثابت نہیں اس لئے روایت کے لیے القطاع موجود ہے، اتصال ثابت اس لئے نہیں ہے کیونکہ محمد بن عجلان کی تاریخ وفات 149ھ جس طرح کہ "خلاصۃ تہذیب تہذیب الکمال" میں مذکور ہے:

"وَفَقَّهُ ابْنُ مَعِينٍ وَقَالَ أَبُو خَاتِمٍ لَيْسَ بِالْمَتْنِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَأَرْبَعِينَ وَبَابُهُ"¹⁸

جبکہ زبیر بن بکار کی تاریخ وفات 256ھ ہے جس طرح کہ "تہذیب الکمال" اور "تہذیب التہذیب" میں مذکور ہے:-

"وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الطُّوسِيّ مَاتَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ 256" وبلغ أربع وثمانين سنة ودفن بمكة وصلى عليه " ¹⁹

اس سے معلوم ہوا یہاں روایت میں اتصال نہیں ہے۔

سعید بن مسیب کا تعارف:

آپ کا نام سعید بن المسیب القرظی، الخزومی، ان کی نسبت ابو محمد المدنی ہے اور سید التابعین ہیں۔ دوسرے طبقے یعنی کبار تابعین سے تعلق رکھتے ہیں، 90ھ میں وفات ہوئی، 90ھ ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔ صحاح ستہ کے تمام مصنفین ان سے روایات نقل کرتے ہیں۔²⁰

جرح و تعدیل:

امام ابن حجر کے نزدیک ثقہ کبار فقہ میں سے ہیں، ان کی مراسیل اصح المراسیل ہیں اور ابن المدینی نے کہا تابعین میں سے سب زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔²¹ امام ذہبی نے انہیں الامام، أحد الأعلام، وسيد التابعين، ثقہ حجة فقیہ کہا ہے۔²²

ابن مدینی نے کہا کہ تابعین میں سعید بن المسیب سے زیادہ وسیع علم والا میں نے کسی کو نہیں پایا۔ ابو زرہ نے کہا کہ: مدنی، قرشی، ثقہ اور امام ہیں۔²³

اساتذہ:

امام مزی نے ان کے اساتذہ کا ذکر کیا ان سے انہوں نے روایات نقل کی ان میں حضرت ابو ہریرہؓ کا بھی ذکر کیا ہے نیز صحیح مسلم میں بھی سعید بن المسیب کی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، اسے سند کا اتصال ثابت ہوتا ہے²⁴

تلامذہ:

"تہذیب الکمال" کے حاشیہ میں ان کے شاگردوں میں ثابت بن عجلان الانصاری السلمی کا ذکر کیا ہے اور ان کی نسبت عبد اللہ الشامی الحمصی ہے جس سے سند کا اتصال ثابت ہے۔²⁵

اس روایت کی تخریج میں مختلف روایات بیان کی جاتی ہیں، جن میں چند پیش خدمت ہیں:

"عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: "إِذَا صَامَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا وَلَيْ فَاكُلْ وَشَرِبْ فَلَيْتُمْ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ". أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُسَايَةَ عَنْ عَوْفٍ." ²⁶

السنن الکبیر کی اس حدیث میں رواۃ کا اختلاف اگرچہ ہے لیکن مضمون وہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، آپ ﷺ سے روایت نقل کرنے والے وہی صحابی ہیں جو الاصابہ کی روایت مذکورہ میں ہیں، اس لئے اس روایت کو روایت مذکورہ کی تائید میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

"عن أبي هريرة، قال: جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله إني أكلت وشربت ناسيا وأنا صائم فقال: "اللَّهُ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ". ²⁷

امام ابو داؤد نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ سے مضمون مذکورہ کو ذکر فرمایا ہے اور باب کا نام بھی یہی رکھا کہ بھول کر کھانے پینے کے بارے میں روایات کو اس باب میں ذکر کیا جائے گا۔ اس روایت کو بھی روایت مذکورہ کی تائید میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

روزے کی حالت میں بھول کر کھانے پینے کے حکم کے بارے میں روایات کا مجموعی موازنہ:

اس روایت کی سند پر مجموعی حکم صحیح کا لگایا گیا ہے اس لئے کہ اس طرح کے متن میں اسانید کی کل تعداد 157 ہے جن میں 22.3 فیصد یعنی 35 اسناد صحیح ہیں اور 40.1 فیصد یعنی 63 اسناد حسن ہیں، 19.7 فیصد یعنی 31 اسناد ضعیف ہیں، 15.3 فیصد یعنی 24 اسناد شدید ضعیف ہیں، 2.5 فیصد یعنی 4 اسناد متہم بالوضع ہیں، 0 فیصد یعنی 0 اسناد موضوع ہیں۔ اس روایت کے 12 شواہد ہیں۔ حضرت انسؓ بھی اپنی والدہ سے بھی یہی مضمون نقل کرتے ہیں، اسی طرح ابن سیرین اس روایت کو موقوفاً بھی بیان کرتے ہیں، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بھی اس مضمون کو نقل کرتے ہیں۔

ایام تشریق میں روزے کا حکم:

" ذکرہ ابن ابی حاتم، وقال: روى عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم من رواية سعيد بن بشير بسنده، وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند من رواية سعيد، عن قتادة، عن أبي قلابة، عن أبي الشعثاء، عن يونس بن شداد - أن النبي صلى الله عليه وسلم نهي عن صوم أيام التشریق. "

28 "

نبی ﷺ سے روایت جو بروایت سعید بن بشیر، ان کی سند سے ہے جسے عبد اللہ بن احمد نے "زوائد المسند" میں بروایت سعید عن قتادہ عن ابی الشعثاء عن یونس بن شداد نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے ایام تشریق (قربانی کے تین دنوں) میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

سند اور متن حدیث کا تحقیقی جائزہ:

سعید بن بشیر کا تعارف:

آپ کا پورا نام سعید بن بشیر الأزدي ویتقال النصري ہے اور النصري بھی کہا جاتا ہے، آپ کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور بعض نے ابو سلمہ بھی بیان کی ہے، آپ کی نسبت شامی اور دمشق ہے، آپ کی تعلق آٹھویں طبقے سے ہے جو وسطی تبع تابعین کا طبقہ ہے، آپ کی وفات 168 ھ یا 169 ھ کو ہوئی، سنن اربعہ کے تمام مصنفین آپ سے روایات نقل کرتے ہیں۔²⁹

جرح و تعدیل:

ابن حجر نے آپ کو ضعیف قرار دیا ہے۔³⁰ امام حافظ ذہبی نے ان کے بارے میں الإمام، المحدث، الصدوق، الحافظ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ بخاری نے کہا کہ وہ اس کے حافظے میں تکلم کرتے ہیں، دحیم نے کہا کہ وہ ثقہ ہیں۔³¹

اساتذہ:

"آپ کے اساتذہ میں قتادہ، عمرو بن دینار، زہری اور ابی الزبیر وغیرہ شامل ہیں جس سے سند کا اتصال ثابت ہوتا ہے نیز قتادہ نے امام ابو داؤد، امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی روایت کی ہے۔" ³²

قتادہ کا تعارف:

آپ کا پورا نام "قتادہ بن دعلجہ بن قتادہ" ہے اور "قتادہ بن دعلجہ بن عکابہ" بھی کہا جاتا ہے، آپ کی نسبت سدوسی ہے اور کنیت ابو الخطاب البصری ہے۔ ³³

جرح و تعدیل:

ابن حجرؒ نے آپ کے بارے میں ثقہ ثبت کہا ہے۔ ³⁴ امام ذہبی نے آپ کو بارے میں حافظ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ³⁵ ابو داؤد نے سنن میں ذکر کیا، "یعقوب بن شیبہ نے مسند میں ذکر کیا کہ قتادہ نے ابو العالیہ سے چار احادیث کا سماع کیا ہے۔" ³⁶

اساتذہ:

اس روایت میں قتادہ کے استاد ابو قلابہ ہیں اور امام مزنی نے قتادہ کے استادوں میں ابو قلابہ الجرمی کا ذکر کیا جس سے سند کا اتصال ثابت ہوتا ہے۔ ³⁷

تلامذہ:

ان کے شاگردوں میں سعید بن بشیر کا ذکر امام ذہبیؒ نے کیا ہے اور اس روایت میں قتادہ سے روایت نقل کرنے والے سعید بن بشیر ہی ہیں، اس سے روایت کا اتصال ثابت ہوتا ہے۔ ³⁸

ابی قلابہ کا تعارف:

آپ کا مکمل نام عبد اللہ بن زید بن عمرو ہے اور بعض نے کہا کہ آپ کا نام ابن عامر بن نائل بن مالک ہے، آپ کی نسب جرمی ہے اور کنیت ابو قلابہ بصری ہے، آپ ابو المہلب الجرمی کے بھتیجے ہیں، آپ کا تعلق تیسرے طبقے یعنی وسطی من التابعین سے ہے، آپ کی وفات 104ھ میں یا اس سے پہلے شام میں ہوئی، آپ کی سند صحاح ستہ میں تمام ائمہ کرام نے روایات کا ذکر کیا ہے۔

جرح و تعدیل:

آپ ابن حجرؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے: "ثقة فاضل كثير الإرسال، قال البخاري: فيه نصب يسير"۔³⁹
امام ذہبیؒ نے ان کے بارے میں کہا: الإمام، شيخ الإسلام۔⁴⁰ علی نے کہا کہ وہ بصری، تابعی، ثقة ہیں۔⁴¹ ابن خراش نے کہا کہ وہ ثقة ہیں۔⁴²

اساتذہ:

امام مزی نے ابو قلابہ کے مختلف اساتذہ کا ذکر کیا: انس بن مالک الانصاری، انس بن مالک الکعبی، ثابت بن الضحاک الانصاری، جعفر بن عمرو بن امیۃ الضمری، حذیفہ بن الیمان، خالد بن الحلاج، زہد بن مضر الجرمی، سمرقہ بن جندب، عبد اللہ بن عباسؓ، عبد اللہ بن عمر بن الخطابؓ، عمر بن الخطابؓ وغیرہ۔ لیکن ان میں ابو الشعثاء کا ذکر نہیں کیا جس سے سند کا اتصال ثابت نہیں ہوتا۔

تلامذہ:

اس روایت میں ابو قلابہ سے قتادہ روایت کر رہے ہیں اور امام مزی نے ابو قلابہ کے شاگردوں میں قتادہ کا ذکر کیا ہے جس سے سند کا اتصال ثابت ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ابو قلابہ سے قتادہ کا سماع ثابت نہیں ہے۔⁴³

ابو الشعثاء کا تعارف:

آپ کا پورا نام جابر بن زید الأزدي الیمدی ہے، کنیت ابو الشعثاء، نسبت جوئی، بصری ہے، آپ کا تعلق تیسرے طبقہ سے ہے جو وسطی من التابیین کا ہے، آپ کی وفات 93ھ میں ہوئی اور بعض کے نزدیک 103ھ میں وفات ہوئی، صحاح ستہ کی تمام کتب میں آپ کی سند سے روایات نقل کی گئی ہیں۔⁴⁴

جرح و تعدیل:

امام ذہبیؒ نے انہیں کان عالم البصرة فی زمانہ، کہا ہے۔⁴⁵ ابن حجرؒ نے آپ کو ثقہ فقیہ کہا ہے۔⁴⁶
امام احمد کی کتاب الزہد میں ہے جب جابر بن زید کا انتقال ہوا تو قتادہ نے کہا کہ اہل عراق میں سب سے بڑا علم کو جاننے والا فوت ہو گیا۔⁴⁷

اساتذہ:

امام مزی نے ابو الشعثاء کے اساتذہ کرام کا ذکر کیا لیکن ان میں یونس بن شداد کا ذکر نہیں کیا ہے جس سے سند میں انقطاع معلوم ہو رہا ہے۔

تلامذہ:

اس روایت میں ابو الشعثاء کے شاگرد قتادہ ہیں، حالانکہ اس روایت میں ابو الشعثاء سے روایت کرنے والے ابو قلابہ ہیں نہ کہ قتادہ، بلکہ قتادہ تو ابو قلابہ سے روایت نقل کر رہے ہیں اور امام ذہبی نے ان کے شاگردوں میں قتادہ کا بھی ذکر کیا ہے جس سے سند کا اتصال ثابت نہیں ہوتا ہے۔⁴⁸

یونس بن شداد کا تعارف:

آپ کا پورا نام یونس بن شداد ازدی ہے، امام بخاری، امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے یونس بن شداد کی سند سے روایت نقل کی ہے۔⁴⁹

جرح و تعدیل:

ابو حاتم نے کہا: لا نعرفه۔ "علل الحدیث"۔⁵⁰ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انہیں مجہول قرار دیا ہے۔⁵¹ بعض متأخرین نے نقل کیا ہے کہ یونس بن شداد مجہول ہیں۔⁵²

اساتذہ:

علاء الدین بن قحطیط نے نقل کیا ہے کہ یونس بن شداد نے رسول ﷺ سے روایت کی جس سے سند کا اتصال ثابت ہوتا ہے۔⁵³

تلامذہ:

اس روایت میں یونس بن شداد ابو الشعثاء سے روایت نقل کر رہے ہیں اور امام اصہبانی نے اس کی حدیث ابو الشعثاء جابر بن یزید سے نقل کی ہے، لیکن یونس بن شداد کے شاگردوں میں ابو الشعثاء سے ذکر نہیں کیا گیا، لہذا اس سے سند کا اتصال ثابت نہیں ہوتا ہے۔⁵⁴ اس روایت کی تائید اور استشہاد میں مختلف روایات پیش کی جاتی ہیں جن میں سے چند کا یہاں جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

"وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي الْمَلِجِ، عَنْ نُسَيْبَةَ الْهَدَلِي، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ» 55

امام مسلم نے باب تحریم صوم ایام التشریق میں یہ روایت لاکر اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ ایام التشریق میں روزے رکھنے سے نہیں وارد ہوئی ہے، اس روایت میں صحابی نبیشہ ہڈی ہیں، اس لئے اس روایت کو الاصابہ کی روایت کے لئے بطور شاہد پیش کیا جاسکتا ہے۔

"عَنْ أَبِي مَرْثُةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي عَالِبٍ، أَنَّهُ قَالَ: وَخَلْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَلَى أَبِيهِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، فَإِذَا هُوَ يَتَعَدَّى، فَيَدْعَانَا إِلَى طَعَامٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ عَمْرٍو: إِنَّمَا عَلِمْتَ أَنَّ هَذِهِ الْأَيَّامُ الَّتِي نَحْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ صُؤْمِهِمْ وَأَمْرٍ بِفَطْرِهِمْ، فَأَمْرُهُمْ فَأَفْطَرُوا. " 56

صحیح ابن خزیمہ کے مصنف نے بھی باب قائم کیا کہ ایام تشریق میں روزے سے صراحتاً منع کیا گیا اور اس کے تحت ایک روایت حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے نقل کر کے واضح کر دیا کہ آپ ﷺ نے ایام تشریق میں روزے سے منع کیا، لہذا اس روایت کو الاصابہ کی روایت کے لئے بطور شاہد پیش کیا جاسکتا ہے۔

ایام تشریق میں روزے سے منع کی روایات کا مجموعی موازنہ:

اس روایت کی سند پر مجموعی حکم صحیح لغیرہ کا لگایا گیا ہے اس لئے کہ اس طرح کے متن میں اسانید کی کل تعداد 759 ہے جن میں 25.0 فیصد یعنی 190 اسناد صحیح ہیں اور 32.0 فیصد یعنی 243 اسناد حسن ہیں، 28.6 فیصد یعنی 217 اسناد ضعیف ہیں، 11.2 فیصد یعنی 85 اسناد شدید ضعیف ہیں، 2.5 فیصد یعنی 19 اسناد متہم بالوضع ہیں، 0.7 فیصد یعنی 5 اسناد موضوع ہیں۔ اس روایت کے 549 شاہد ہیں ابواقند اللیثی کی سند سے کل 4 روایات ہیں، ایام تشریق میں روزے کے ممنوع ہونے کے بارے میں بقیہ روایات دوسرے صحابہ کرام سے ہیں۔

مسافر کے لئے روزے کا حکم

"وروی المذاذری وسعید بن یعقوب، من طریق شریک، عن أشعث بن سوار، عن علي بن زيد، عن زرارة بن أبي أوفى، عن عامر بن مالك، قال: كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم إذ جاءه سائل، فقال: «هل أم أحدكم، إن الله وضع عن المسافر الصوم وخطر الصلاة» 57

سند اور متن حدیث کا تحقیقی جائزہ

شریک کا تعارف

آپ کا نام " شریک بن عبد اللہ بن ابی شریک النخعی " ہے، آپ کی کنیت ابو عبد اللہ الکوفی القاضی ہے، انہوں نے عمر بن عبد العزیز کا دور پایا، آپ کا تعلق آٹھویں طبقہ یعنی وسطیٰ تبع تابعین کے طبقہ سے ہے، آپ کی وفات 177 یا 178ھ کو کوفہ میں ہوئی، آپ کی سند سے امام بخاریؒ نے تعلقات روایت نقل کی ہے اور صحاح ستہ میں باقی ائمہ کرام نے بھی آپ کی سند سے روایات نقل کی ہیں۔

جرح و تعدیل

ابن حجرؒ کے نزدیک: صدوق جو اکثر خطا کرتا ہے، جب آپ قضاء کے عہدے پر فائز ہوئے تو آپ کا حافظہ تبدیل ہو گیا اور آپ عادل، فاضل، عابد اور اہل بدعت پر بہت سخت تھے۔⁵⁸ امام ذہبی کے نزدیک: اعلام میں سے ایک ہیں جن کی ابن معین نے توثیق بیان کی ہے اور ابن معین کے علاوہ نے کہا وہ اچھے حافظے والے نہیں ہیں اور امام نسائی نے کہا آپ میں کوئی حرج نہیں، وہ کوفیین کی احادیث کو ثوری سے زیادہ جاننے والے ہیں۔⁵⁹

احمد بن عبد اللہ العجلی نے کہا وہ کوفی ثقہ ہیں اور حسن الحدیث ہیں۔ امام نسائی نے کہا: لیس بہ باس۔⁶⁰

اساتذہ

اس روایت میں شریک، اشعث بن سوار سے روایت کر رہے ہیں، امام مزنی نے جب شریک کے اساتذہ کرام کا ذکر کیا تو ان میں اشعث بن سوار کا بھی ذکر کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روایت میں اتصال موجود ہے نیز امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی اس سند سے روایت نقل کی ہے۔⁶¹

اشعث بن سوار کا تعارف

آپ کا پورا نام " اشعث بن سوار الکندی النجار الکوفی الأفرق الساجی النقاش " ہے، بعض نے تابوتی کہا اور بعض نے اثرم کہا ہے اور مولیٰ ثقیف بھی کہا جاتا ہے، آپ کا تعلق چھٹے طبقے سے ہے جو صغار تابعین کے معاصرین کا زمانہ ہے، آپ کی وفات 136ھ میں ہوئی، امام بخاریؒ نے " ادب المفرد " میں آپ کی سند سے روایت نقل کی ہے۔

جرح و تعدیل

امام ابن حجرؒ نے نزدیک آپ کا مرتبہ ضعیف ہے۔⁶² امام ذہبی کے نزدیک آپ کا مرتبہ صدوق ہے۔⁶³ نسائی اور دارقطنی نے کہا وہ ضعیف ہیں۔ احمد بن عبد اللہ الحلی نے کہا وہ حدیث میں محمد بن سالم جیسا ہے۔⁶⁴

اساتذہ

اس روایت میں اشعث بن زید کے استاد علی بن زید ہیں، لیکن "اسماء الرجال" کی کتب میں کہیں اشعث بن زید کے اساتذہ میں علی بن زید کا ذکر نہیں ہے، البتہ شریک کے اساتذہ میں علی بن زید کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہاں پر اشعث بن سوار کا ذکر اضافی ہے اگر اس کو ذکر نہ کیا جائے تو تب اتصال ثابت ہو سکتا ہے۔⁶⁵

تلامذہ

اس روایت میں اشعث بن سوار سے روایت نقل کرنے والے شریک بن عبد اللہ النخعی ہیں اور امام مزی نے اشعث بن سوار سے سماع کرنے والوں میں شریک بن عبد اللہ النخعی کا ذکر کیا ہے اس سے روایت میں اتصال معلوم ہوتا ہے۔⁶⁶

علی بن زید کا تعارف

آپ کا نام علی بن زید القرشی التیمی ہے، کنیت ابو الحسن البصری الکفوف ہے، آپ کی الاصل ہیں، آپ کا تعلق چوتھے طبقہ سے ہے جو وسطی من التابعین سے ملا ہوا ہے، آپ کی وفات 131ھ میں یا اس سے پہلے بصرہ میں ہوئی، صحاح ستہ کے مصنفین میں سے امام بخاری نے "ادب المفرد" میں اور باقی ائمہ نے اپنی کتب میں ان سے سند سے روایات نقل کی ہیں۔⁶⁷

جرح و تعدیل

امام ذہبیؒ نے آپ کے بارے میں اللاتائم، العالم الکثیر، کہا ہے۔⁶⁸ ابن حجرؒ نے آپ کو ضعیف قرار دیا ہے۔⁶⁹ ابراہیم بن یعقوب جوزجانی نے ان کے بارے میں کہا: "واھی الحدیث، ضعیف، فیہ میل عن القصد، لایستجیح بشیء"۔ امام ترمذی نے کہا کہ صدوق ہیں۔ امام نسائی نے کہا کہ وہ ضعیف ہیں۔⁷⁰

ابن حبان نے کہا کہ انہیں وہم ہو جاتا اور وہ خطا کرتے تھے، پھر جب یہ بہت زیادہ ہو گیا تو وہ ترک کے مستحق ٹھہرے۔⁷¹ اور وہ علی بن زید بن جدعان کے نام سے معروف ہیں، ان کے والد کی نسبت ان کے دادا کے دادا کی طرف کی گئی ہے۔⁷²

اساتذہ

اس روایت میں علی بن زید، زرارہ بن ابی اونی سے روایت نقل کر رہے ہیں اور امام ذہبی نے آپ کے اساتذہ میں زرارہ بن اونی کا ذکر کیا ہے جس سے سند کا اتصال مرشح ہو رہا ہے۔⁷³

تلامذہ

اس روایت میں علی بن زید سے روایت کرنے والے اشعث بن سوار ہیں لیکن امام ذہبی نے آپ کے شاگردوں میں شریک بن عبد اللہ کا ذکر کیا ہے جو اشعث بن سوار سے روایت نقل کر رہے ہیں، اگر یہاں علی بن زید کا ذکر نہ بھی کیا جائے تب بھی سند میں اتصال ثابت ہو جائے گا۔⁷⁴

زرارہ بن ابی اونی کا تعارف

آپ کا پورا نام زرارہ بن اونی العامری الحرشی ہے، آپ کی کنیت ابو حجاب البصری القاضی ہے، آپ کا تعلق تیسرے طبقہ سے ہے جو وسطی من التابعین کا ہے، آپ کی وفات 93ھ میں ہوئی ہے، صحاح ستہ میں تمام ائمہ کرام آپ کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں۔

جرح و تعدیل

امام ابن حجرؒ نے آپ کو ثقہ عابد قرار دیا ہے۔⁷⁵ امام ذہبیؒ نے آپ کے بارے میں الإمام الکبیر، قاضی البصرۃ، أَحَدُ الْأَعْلَامِ کہا ہے۔⁷⁶ ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ بندوں میں سے تھے۔⁷⁷ ابن ابی حاتم نے کہا میرے والد سے سوال کیا گیا کہ کیا انہوں نے زرارہ بن سلام سے سماع کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں نہیں دیکھا۔⁷⁸

اساتذہ:

ابن حجرؒ نے ان کے مختلف اساتذہ کا ذکر کیا ہے جو یہ ہیں:- ابو ہریرہؓ، عبد اللہ بن سلام، تمیم داریؓ، ابن عباسؓ، عمران بن حصینؓ، عائشہؓ وغیرہ۔ لیکن ان میں عامر بن مالک کا ذکر نہیں کیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روایت میں ارسال ہے اور یہ روایت مرسل ہے۔⁷⁹

تلاذہ:

اس روایت میں ان سے سماع کرنے والے علی بن زید بن جدعان ہیں اور امام مزی نے آپ کے شاگردوں میں ان کے نام کا ذکر کیا جس سے سند کا اتصال واضح ہوتا ہے۔⁸⁰

عامر بن مالک کا تعارف:

آپ کا نام عامر بن مالک القشیری ہے، آپ کی نسبت القشیری ہے، بعض نے کہا ان کا نام عمرو بن مالک ہے، بعض نے کہا مالک بن عمرو ہے، بعض نے کہا انس بن مالک ہے اور بعض نے اس کے علاوہ اقوال بھی نقل کیے ہیں۔⁸¹

جرح و تعدیل

ابن حجرؒ کے نزدیک آپ کا درجہ مقبول ہے۔⁸² امام ذہبی نے ان کی توثیق بیان کی ہے۔ امام نسائی نے ان کی ایک روایت کو بیان کیا۔⁸³ علی بن مدینی نے کہا کہ میں اس کو نہیں پہچانتا، میں ابو عثمان کے علاوہ کو نہیں جانتا جو ان سے روایت کرتے ہو۔⁸⁴

اساتذہ

امام مزی نے ان کے استادوں میں صفوان بن امیہ کا نام ذکر کیا ہے اور امام نسائی نے اس سند سے روایت نقل کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے انقطاع ہے۔⁸⁵

تلاذہ

ان کے شاگردوں میں ابو عثمان نہدی کا نام آتا ہے اور امام نسائی نے اس سند سے روایت ذکر کی ہے۔

اس روایت کی تائید اور استشہاد میں مختلف روایات پیش کی جاتی ہیں:

امام بیہقی نے ایک اور سند یعنی حضرت انس بن مالک کی روایت نقل کی جس میں مسافر کے کھانے پینے کے جواز اور روزہ چھوڑنے کی اجازت کو ذکر کیا ہے اور مزید اضافہ کا بھی بیان ہے کہ مسافر کے ساتھ حاملہ عورت اور بچوں کو دودھ پلانے والی کے لئے بھی آسانی کو بیان کیا گیا، اس لئے اس روایت کو روایت مذکورہ کے لئے بطور شاہد پیش کیا جاسکتا ہے۔⁸⁶

"مسند امام احمد بن حنبل میں بھی حضرت انس بن مالک کی سفر کی حالت میں روزے کی رخصت کو بیان کیا گیا ہے، اس کے بعد صحابیؓ جن کو آپ ﷺ نے کھانے کا حکم دیا وہ بے چین رہتے تھے کہ کاش کہ میں جب آپ ﷺ نے بلایا تھا تو میں کھانا کھا لیتا، اس لئے اس روایت کو بھی بطور شاہد کے پیش کر سکتے ہیں۔"⁸⁷

سنن نسائی میں ایک اور سند کے ساتھ یہی مضمون بیان کیا گیا ہے کہ سفر شرعی کی حالت میں روزہ ساقط ہو جاتا ہے اور کھانے پینے کی اجازت ہے اور آپ ﷺ کے قول و فعل کو نقل کیا گیا، جب راوی نے آپ ﷺ کو روزے کا بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزے اور نماز کے ایک حصے کو ساقط کر دیا ہے، اس لئے اس روایت کو بھی بطور شاہد کے پیش کیا جاسکتا ہے۔⁸⁸

سفر کی حالت میں روزے کی رخصت کے بارے میں روایات کا مجموعی موازنہ

اس روایت کی سند پر مجموعی حکم صحیح لغیرہ کا لگایا گیا ہے اس لئے کہ اس طرح کے متن میں اسانید کی کل تعداد 211 ہے جن میں 25.1 فیصد یعنی 53 اسناد صحیح ہیں اور 56.9 فیصد یعنی 120 اسناد حسن ہیں، 16.1 فیصد یعنی 34 اسناد ضعیف ہیں، 1.4 فیصد یعنی 03 اسناد شدید ضعیف ہیں، 0.5 فیصد یعنی 1 سند متہم بالوضع ہیں، 0 فیصد یعنی 0 اسناد موضوع ہیں، اس روایت کے 74 شواہد ہیں۔ اس روایت کی تخریج میں 67 روایات پیش کی جاتی ہیں جن میں سے اکثر میں راوی صحابی حضرت انس بن مالکؓ ہیں۔

شروع اسلام میں روزے کے ابتدائی وقت کا بیان

"وأخرج من طريق هشيم بن حصين، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، أن رجلا من الأنصار يقال له صرمة بن مالك، وكان شيخا كبيرا، فبأهله عشاء وهو صائم، وكانوا إذا نام أحدهم قبل أن يفطر لم ياكل إلى مثلها، والرمز إذا نامت لم يكن لزومها أن ياتوها حتى مثلها، فلما جاء صرمة إلى أهله دعا بشاهه فقالوا: أكل حتى نجل لك سخنا تقطر عليه، فوضع الشيخ رأسه فنام فبأهله واطعاه، فقال: قد كنت نمت، فلم يطعم، وهذا امر سل صحیح الإسناد " 89

بطریق ہشیم بن حصین عن عبد الرحمن بن ابی لیلی روایت کی ہے کہ ایک انصاری صاحب جنہیں صرمة بن مالک کہا جاتا تھا انتہائی بوڑھے ہو گئے، اپنے گھر والوں کے پاس شام کا کھانا لے آئے، وہ روزے سے تھے۔ ان لوگوں کی عادت تھی کہ اگر افطار سے پہلے کسی کی آنکھ لگ جاتی تو دوسرے دن کے افطار تک کچھ نہ کھاتے تھے اور اگر عورت افطار کیے بغیر سو جاتی تو اس کا خاوند دوسری افطاری تک اس سے ہمبستر نہ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے کھانا طلب کیا، وہ لوگ کہنے لگے: آپ ٹھہریں، ہم آپ کے لئے کھانا گرم کرتے ہیں، پھر آپ کھا لینا۔ بوڑھے میاں نے سر ہانے پر سر رکھا تو آنکھ لگ گئی، وہ لوگ کھانا لائے تو یہ جاگ کر بولے: میں تو سو گیا تھا، چنانچہ کچھ نہ کھایا اور رات بھر کبھی پیٹھ کے بل تو کبھی پیٹ کے بل بے قراری میں بسر کی۔ صبح نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے، آپ ﷺ کو ساری بات بتائی جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

سند اور متن حدیث کا تحقیقی جائزہ

یہاں الاصابہ کی سند میں کاتب کی غلطی ہے، غلطی سے ہشیم بن حصین لکھا گیا ہے جبکہ صحیح ہشیم عن حصین ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ہشیم بن حصین نام کے کسی راوی کا ذکر نہیں ملتا اور دوسری دلیل یہ ہے کہ ابن قانع نے مجمع الصحابہ میں یہی مضمون روایت کرتے

ہوئے لکھا ہے "حَدَّثَنَا عَائِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَاسِرُ بْنُ نَاسِرٍ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ هُشَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ" یعنی ابن قانع نے ہشیم بن حصین نہیں بلکہ ہشیم عن حصین لکھا ہے⁹⁰ اور امام طحاوی نے بھی اپنی کتاب شرح مشکل الآثار میں یہی مضمون نقل کیا ہے "حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا هُشَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى" اور انہوں نے بھی ہشیم عن حصین لکھا ہے ناکہ ہشیم بن حصین۔⁹¹

اور اسحاق بن ابی فروہ متروک راوی ہے، طبری نے روایت کی ہے کہ صرمہ بن انس اپنے گھر والوں کے پاس روزے کی حالت میں آئے، وہ انتہائی بوڑھے آدمی تھے، پھر اس طرح کا واقعہ نقل کیا۔ طبری نے ہی بطریق السدی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد: "جس طرح سابقہ لوگوں پر روزے فرض ہوئے اس طرح تم پر فرض ہوئے۔"⁹²

صحیح بخاری⁹³ میں ہے یہ واقعہ قیس بن صرمہ کے ساتھ پیش آیا، جسے بطریق براء بن عازب نقل کیا۔ ابو داؤد میں اسی سند سے صرمہ بن قیس لکھا ہے اور نسائی⁹⁴ کی روایت میں ابو قیس بن عمرو، یا تو اسے اس پر محمول کیا جائے یہ واقعہ کئی لوگوں کے ساتھ پیش آیا ورنہ تمام روایات کو ایک شخص کی جانب لوٹایا جائے گا، اس واسطے کہ انہیں صرمہ بن قیس، صرمہ بن مالک، صرمہ بن انس انہی کو قیس بن صرمہ، ابو قیس بن صرمہ اور ابو قیس بن عمرو کہا گیا ہے۔

ہشیم کا تعارف

انکا نام ہشیم بن بشیر بن قاسم بن دینار السلمی الواسطی ہے یہ بخاری الاصل ہیں، ان کی ولادت سن 104 ھ میں ہوئی یہ کبار تابعین میں سے ہیں اور انکا شمار ساتویں طبقے میں کیا گیا ہے، ان کے والد بشیر حجاج بن یوسف کے ہاں باورچی تھے،⁹⁵ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے روایت لی ہے⁹⁶ اور یہ بغداد میں 183 ھ میں فوت ہوئے⁹⁷

جرح و تعدیل

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مَنْ غَيَّرَ الدِّهْرَ حَفِظَهُ فَلَمْ يُغَيِّرْ حَفِظَ هُشَيْمٍ.⁹⁸ محمد بن عبد اللہ الموصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ابو عوانہ اور ہشیم کا اختلاف ہوا، ہشیم کا قول معتبر ہو گا کیونکہ وہ غلطی نہیں کرتے۔ "إِذَا اخْتَلَفَ أَبُو عَوَانَةَ وَهُشَيْمٌ فَالْقَوْلُ قَوْلُ هُشَيْمٍ، لَمْ يَعْصِ عَلَيْهِ خَطَأٌ."⁹⁹ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں الحافظ الکبیر محدث العصر۔¹⁰⁰

اساتذہ

امام مزنی نے ان کے اساتذہ میں مختلف حضرات کا ذکر کیا ہے، جن میں حصین بن عبد الرحمن السلمی کا بھی ذکر ہے، جن سے اس روایت میں وہ نقل کر رہے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ روایت میں اتصال پایا جاتا ہے۔¹⁰¹

تلامذہ

ان کے تلامذہ میں امام بخاری نے شعبہ بن الحجاج اور ابن مبارک کا ذکر کیا ہے۔¹⁰²
امام مزنی نے ان کے اساتذہ میں بہت سارے حضرات کا ذکر کیا ہے: اسماعیل بن موسیٰ، اسود بن عامر، سرج بن یونس، ابواسحاق، سعید بن نصر، سعید بن منصور، احمد بن ابراہیم، اسماعیل بن سالم، یحییٰ بن ثعلب، زیادہ بن ایوب وغیرہ۔¹⁰³

حصین کا تعارف

ان کا نام حصین بن عبد الرحمن السلمي ہے، ان کی کنیت ابو ہذیل ہے اور یہ کوفی ہیں، یہ تابعی ہیں ان کا شمار پانچویں طبقے میں کیا گیا ہے۔¹⁰⁴
امام بخاری¹⁰⁵ اور امام مسلم¹⁰⁶ نے ان کی روایت نقل کی ہے۔¹⁰⁶ لیکن عمر کے آخری حصے میں ان کا حافظہ کمزور ہو گیا تھا۔¹⁰⁷ ان کی وفات سن 136ھ میں ہوئی۔¹⁰⁸ "اس وقت ان کی عمر 93 سال تھی۔"¹⁰⁹

جرح و تعدیل

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "حصین بن عبد الرحمن ثقہ"۔ عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے والد نے فرمایا "حصین بن عبد الرحمن ثقہ فی الحدیث، وفی آخر عمرہ ساء حفظہ، صدوق"۔ یعنی وہ ثقہ تھے لیکن عمر کے آخری حصے میں ان کا حافظہ کمزور ہو گیا تھا۔¹¹⁰

اساتذہ

اس روایت میں آپ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت نقل کر رہے ہیں، امام مزنی نے آپ کے اساتذہ میں عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کا ذکر کیا، اس سے واضح ہوا کہ روایت میں اتصال پایا جاتا ہے۔¹¹¹

تلامذہ

اس روایت میں آپ کے شاگرد ہشیم بن بشر ہیں، امام مزنی نے آپ کے شاگردوں میں ان کا ذکر کیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں روایت میں اتصال پایا جاتا ہے۔¹¹²

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کا تعارف

انکا نام عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بن یسار انصاری¹¹³ ان کی کنیت ابو عیسیٰ ہے اور یہ کوئی ہیں اور یہ فقہ کوفہ محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ القاضی کے والد ہیں¹¹⁴۔ انکا شمار طبقہ ثانیہ میں کیا گیا ہے اور یہ کبار تابعین میں سے ہیں ان کی وفات 83 سال کی عمر میں ہوئی۔¹¹⁵ امام بخاری نے صحیح بخاری میں¹¹⁶ اور امام مسلم نے صحیح مسلم¹¹⁷ میں ان سے روایت کیا ہے۔

جرح و تعدیل

امام مزی نے "تہذیب الکمال" میں آپ کے بارے میں کہا: احمد بن عبداللہ الجلی فرماتے ہیں کوئی تابعی ثقہ۔¹¹⁸ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ثقہ۔¹¹⁹

اساتذہ

اس کے اساتذہ میں جن حضرات کا ذکر کیا ہے ان میں چند یہ ہیں: "سمرہ بن جندب"، عبداللہ بن مسعود، عبدالرحمن بن ابی بکر، عبدالرحمن بن سمرہ، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، عمر بن خطاب، قیس بن سعد بن عبادہ، حذیفہ بن یمان، سعد بن ابی وقاص، سہل بن حذیف، صہیب بن سنان، ابویوب انصاری، ابوذر غفاری، والد ابی لیلیٰ انصاری، ابو موسیٰ اشعری وغیرہ، "لیکن ان حضرات میں حصین کا ذکر نہیں ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت متصل نہیں ہے۔"¹²⁰

تلامذہ

اس روایت میں آپ سے روایت کرنے والے حصین بن عبدالرحمن ہیں، امام مزی نے ان کے شاگردوں میں ان کا نام بھی ذکر کیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں روایت میں اتصال پایا جاتا ہے۔¹²¹ امام مزی نے صرمہ بن مالک کے تلامذہ میں مختلف حضرات کا ذکر کیا ہے: زید بن نعیم الحضرمی، عبداللہ مجیر بن الحبحی، محمد بن قیس المدنی، محمد بن کعب القرظی، لؤلؤة مولاة الانصار وغیرہ۔¹²² صرمہ بن مالک کے تلامذہ میں عبدالرحمن کا ذکر نہیں ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں روایت میں انقطاع پایا جاتا ہے۔ اس روایت کی تائید اور استشہاد میں مختلف روایات پیش کی گئی ہیں جن میں سے چند کا جائزہ یہاں پیش کرتے ہیں: "وَأَنَّ قَيْسَ بْنَ صَرْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارَ أَتَى امْرَأَتَهُ، فَقَالَ لَهَا: اِعْثِدْكِ طَعَامًا؟ قَالَتْ: لَا، وَلَكِنْ أَطْلِقُ فَاظْلُبْ لَكَ، وَكَانَ يُؤْمَرُ بِتَعْمَلٍ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ، فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ: حَبِيبَةُ لَكَ، فَلَمَّا انْتَهَفَ النَّهَارُ غَشِيَ عَلَيْهِ"¹²³

صحیح بخاری میں براءؓ کی سند سے روایت مروی ہے، روایت کا مکمل مفہوم وہی ہے جو الاصابہ کی روایت والا ہے، راوی تبدیل ہے، اس لئے اس روایت کو الاصابہ کی روایت کے لئے بطور شاہد پیش کیا جاسکتا ہے۔

"وَأَنَّ قَيْسَ بْنَ صَرْبَةَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ، فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ طَعَامٌ؟ قَالَتْ لَا، وَلَكِنْ أَتُطْلِقُ فَأُطْلَبُ لَكَ، وَكَانَ يُؤْمَرُ بِغَمَلٍ فَكَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ، "هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" 124

جامع ترمذی میں حضرت براءؓ رضی اللہ عنہ سے روزے کے بارے میں روایت ہے کہ اصحاب النبیؐ رات کو سونے سے پہلے کھانپی لیتے تھے اور اسی طرح روزہ رکھ لیتے تھے یہاں تک کہ شام ہو جاتی تھی نہ تو دن کے وقت کچھ کھاتے اور نہ ہی رات کو کھاتے، تو اسی حالت میں ایک صحابیؓ کی حالت خراب ہو گئی اور ان پر غشی کے دورے پڑنے لگے تو اس کے بعد یہ آیت اتری تو وہ بہت زیادہ خوش ہوئے، اس روایت کو بھی الاصابہ کی روایت کے لئے بطور شاہد پیش کیا جاسکتا ہے، اس روایت کو نقل کرنے کے بعد امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شروع اسلام میں روزے کے ابتدائی وقت کے بارے میں روایات کا مجموعی موازنہ

اس روایت کے متن پر مجموعی حکم صحیح کا لگایا گیا ہے اس لئے کہ اس طرح کے متن میں اسانید کی کل تعداد 31 ہے جن میں 25.8 فیصد یعنی 08 اسناد صحیح ہیں اور 25.8 فیصد یعنی 08 اسناد حسن ہیں، 38.7 فیصد یعنی 12 اسناد ضعیف ہیں، 6.5 فیصد یعنی 02 اسناد شدید ضعیف ہیں، 3.2 فیصد یعنی 01 سند متہم بالوضع ہیں، 0 فیصد یعنی 0 اسناد موضوع ہیں، اس روایت کے 27 شواہد ہیں جن میں مختلف رواۃ ابتداء میں روزے کے وقت کو بیان کر رہے ہیں۔ اس روایت کی تخریج میں 02 روایات پیش کی جاتی ہیں۔

نتائج البحث

اس تحقیقی جائزہ کے بعد چند اہم نکات جو ہمارے سامنے مرشح ہوئے وہ یہ ہیں:

- الاصابہ میں بعض جگہوں پر رواۃ کے درمیان واسطہ حذف ہے۔
- بعض جگہوں پر ایسا لگتا ہے جیسے کاتب کی غلطی سے تبدیلی رونما ہو گئی ہے۔
- بعض مواقع جو نام موجود ہے اور اصل نام میں فرق معلوم ہوتا ہے۔
- الاصابہ میں روایات ہر معیار کی پائی جاتیں ہیں۔ لیکن زیادہ روایات صحیح کے معیار پر پورا اترتی ہیں۔
- روزے کی روایات میں منقطع روایات پائی جاتیں ہیں۔
- بعض مواقع پر ایسے رواۃ پائے جاتے ہیں، اگر ان کو درمیان سے نکال دیا جائے تو اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ وہ دونوں صحابی ہیں اور دونوں کا ہی آپ ﷺ سے سماع ثابت ہے۔
- بعض مواقع پر کسی راوی کا غیر معروف نام بھی ذکر کیا گیا ہے۔

سفارشات و تجاویز

ابن حجرؒ نے حدیث اور مختلف علوم میں ایک مثالی کام کیا ہے، الاصابه فی تمیز الصحابہ صحابہ کی تاریخ کا ایک انسائیکلو پیڈیا ہے جس میں روزے کے بارے میں روایات احکام کا تحقیقی جائزہ اس آرٹیکل میں پیش کیا گیا، البتہ مختلف طریقہ کار ہیں جن پر الاصابه میں مزید کام کیا جاسکتا ہے:

- الاصابه میں مرقوم صحابہ کرام کی باہم رشتہ داریاں
- الاصابه کی روشنی میں عہد صحابہ کی تہذیب و ثقافت
- الاصابه کی روشنی میں صحابہ کرامؓ کے ذمیوں، غیر مسلموں سے تعلقات کا تحقیقی جائزہ
- ریاست کے غیر مسلم ریاستوں سے تعلقات
- صحابیت کا مختلف فیہ ہونا اور الاصابه کا اسلوب تحقیق
- الاصابه میں مذکور اسانید کے اتصال کا تحقیقی جائزہ
- الاصابه فی تمیز الصحابہ میں بیان کردہ مخبرین صحابہؓ کا تحقیقی جائزہ
- الاصابه فی تمیز الصحابہ میں موجود وہ صحابہ کرامؓ جن کے لئے مصنف نے ”لہ رؤیہ“ استعمال کیا ان کے حالات کا تحقیقی اور تفصیلی جائزہ

حوالہ جات:

- 1" أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني، الإصابة في تمييز الصحابة، تحرير عادل أحمد عبد الموجود و علي محمد معوض، 1 ط. (بيروت: دار الكتب العلمية، 1415). ج.7، ص 361-
- 2الذهبي، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قايماز. تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام. تحرير الدكتور بشار عواد معروف. 1 ط. دار الغرب الإسلامي، 2003. ج.13، ص 397.
- 3"العسقلاني، تقريب التهذيب. تحرير محمد عوامة. 1 ط. سوريا: دار الرشيد، ص 321-
- 4"المزي، يوسف بن عبد الرحمن بن يوسف، أبو الحجاج، جمال الدين ابن الزكي أبي محمد القضاعي الكلبی. تهذيب الكمال في أسماء الرجال. تحرير د. بشار عواد معروف. 1 ط. بيروت: مؤسسة الرسالة، 1400. ج.16، ص 77-
- 5المزي. تهذيب الكمال، ج.16، ص 73-
- 6"العسقلاني، تهذيب التهذيب. 1 ط. الهند: مطبعة دائرة المعارف النظامية، 1326. ج.3، ص 312-

Alaskalani, Tahzeeb ut Tahzeeb, taba 01, Alhind, Matbah Daira tul Maarif Alnizamia, 1326, v.03p312

⁷العسقلاني, تقريب التهذيب. ص 214-

Alaskalani, Taqreeb ut Tahzeeb, p214

⁸الذهبي, سير أعلام النبلاء. ج 12, ص 311-

Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.12 p311

⁹المزي, تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج 9, ص 296-

Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v.09 p296

¹⁰أحمد بن عبد الله بن أبي الخير بن عبد العليم الخزرجي الأنصاري الساعدي اليمني, خلاصة تهذيب التهذيب الكمال في أسماء الرجال, تحرير عبد الفتاح أبو غدة, 5 ط. (حلب, بيروت: مكتب المطبوعات الإسلامية/دار البشائر, 1416). ص 56-

Ahmad bin Abdullah bin abi Alkhair bin Abdusslam Abdul Aleem Alkazraji Alansari Alssaidi Alyamani, Khulasatul Tazheeb Tahzeebul Kamal, Taba 05, Haleb, Bairoot Almatboot ul Islamia, Daril Bassar, 1406, p56

¹¹العسقلاني, تهذيب التهذيب. ج 3, ص 312-

Alaskalani, Tahzeeb ut Tahzeeb, v.03p312

¹²المزي, تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج 16, ص 73-

Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 16 p73

¹³العسقلاني, تقريب التهذيب. ج 132-

Alaskalani, Taqreeb ut Tahzeeb, p132

¹⁴المزي, تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج 4, ص 365-

Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 04 p365

¹⁵العسقلاني, تقريب التهذيب. ج 132-

Alaskalani, Taqreeb ut tahzeeb, p361

¹⁶النوري, عيد, و خليل, موسوعة أقوال الإمام أحمد بن حنبل في رجال الحديث وعلله 1417, ج 1, ص 176-

Alnoori, Eid w Khalil, Musuatu Aqwal ul imam Ahmad bin Hanbal fi rijal ul hadeesh w ilalehi, 1417, v01 p176

¹⁷المزي, تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج 4, ص 364-

Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 04 p364

¹⁸أحمد بن عبد الله بن أبي الخير بن عبد العليم الخزرجي الأنصاري الساعدي. خلاصة تهذيب التهذيب الكمال في أسماء الرجال. تحرير عبد الفتاح أبو غدة. 5 ط. حلب, بيروت: مكتب المطبوعات الإسلامية/دار البشائر, 1416. ص 56-

Ahmad bin Abdullah bin abi Alkhair bin Abdusslam Abdul Aleem Alkazraji Alansari Alssaidi Alyamani, Khulasatul Tazheeb Tahzeebul Kamal, Taba 05, Haleb, Bairoot Almatboot ul Islamia, Daril Bassar, 1406, p56

¹⁹العسقلاني, تهذيب التهذيب. ج 3, ص 312-

Alaskalani, Tahzeeb ut Tahzeeb, v.03p312

²⁰الذهبي, سير أعلام النبلاء. ج 4, ص 218-

Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.04 p218

²¹العسقلاني, تقريب التهذيب. ص 241-

Alaskalani, Taqreeb ut tahzeeb, p241

²²الذهبي, سير أعلام النبلاء. ج 4, ص 218, 219-

Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.04 p218, 219

²³العسقلاني, تهذيب التهذيب. ج 4, ص 87-

Alaskalani, Tahzeeb ut Tahzeeb, v.04 p87

²⁴الذهبي, سير أعلام النبلاء. ج 4, ص 218-

Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.04 p218

²⁵المزني, تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج4، ص364.

Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 04 p364

²⁶البیهقي, أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي. السنن الكبير. تحرير الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي. 1 ط. مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية, 1432.. ج8، ص501.

Albehqi, Abubaker Ahmad bin Hussain bin Ali, Assunanul Qabeer, taba 01, Markaz Hijjar lilbohoos wadirasatul ularabia, 1432, v 04 p364

²⁷السجستاني, أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي. سنن أبي داود. تحرير شعيب الأرناؤوط و محمد كامل قره بللي. 1 ط. دار الرسالة العالمية الطبعة, 1430. ج4، ص

171-

Alussajistani, Abu Daood Sliman bin Alasas bin Ishaq bin Basheer bin Shaddad bin amer Alazdi, sunan Abi Daood., taba 01, Darul Risaltul Almia, 1430, v 04 p171

²⁸العسقلاني, الإصابة في تمييز الصحابة. ج6، ص544.

Alaskalani, Alisaba Fi Tamyiis Sahaba., v.06 p544

²⁹الذهبي, سير أعلام النبلاء. ج7، ص304.

Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.07 p304

³⁰العسقلاني, تقريب التهذيب. ص234.

Alaskalani, Taqreeb ut tahzeeb, p234

³¹الذهبي, سير أعلام النبلاء. ج7، ص304.

Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.07 p304

³²الذهبي. ج7، ص304.

Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.07 p304

³³الذهبي, سير أعلام النبلاء. ج5، ص269.

Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.05 p269

³⁴العسقلاني, تقريب التهذيب. ص453.

Alaskalani, Taqreeb ut tahzeeb, p453

³⁵الذهبي, سير أعلام النبلاء. ج5، ص269.

Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.05 p269

³⁶العسقلاني, تهذيب التهذيب. ج8، ص355.

Alaskalani, Tahzeeb ut Tahzeeb, v.08 p355

³⁷المزني, تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج23، ص503.

Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 23 p503

³⁸الذهبي, سير أعلام النبلاء. ج5، ص270.

Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.05 p270

³⁹العسقلاني, تقريب التهذيب. ص304.

Alaskalani, Taqreeb ut tahzeeb, p304

⁴⁰الذهبي, سير أعلام النبلاء. ج4، ص468.

Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.04 p468

⁴¹المزني, تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج14، ص544 تا 546.

Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 14 p544 to 546

⁴²العسقلاني, تهذيب التهذيب. ج5، ص226.

Alaskalani, Tahzeeb ut Tahzeeb, v.05 p226

⁴³المزني, تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج14، ص539.

Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 14 p539

⁴⁴العسقلاني, تقريب التهذيب. ص136.

Alaskalani, Taqreeb ut tahzeeb, p136

- ⁴⁵الذهبي، سير أعلام النبلاء. ج4، ص481-
- Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.04 p481
- ⁴⁶العسقلاني، تقريب التهذيب. ص136-
- Alaskalani, Taqreeb ut tahzeeb, p136
- ⁴⁷العسقلاني، تهذيب التهذيب. ج2، ص38-
- Alaskalani, Tahzeeb ut Tahzeeb, v.02 p38
- ⁴⁸الذهبي، سير أعلام النبلاء. ج4، ص482-
- Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.04 p482
- ⁴⁹العلاني، صلاح الدين أبو سعيد خليل بن كيكلي بن عبد الله الدمشقي. *اسد الغابة*. تحرير حمدي عبد المجيد السلفي. 2 ط. بيروت: عالم الكتب، 1407. ج4، ص754-
- Alali, slaho ud Deen Abu Saeed Khalil bin kikeldi bin Abdullaj Addamisqi, Uso dul Gaba, Taba 02, Bairoot, Alimul Kitab, 1407, V.04 p754
- ⁵⁰النوري، السيد أبو المعاطي، حسن عبد المنعم شلبي، أحمد عبد الرزاق عيد، محمود محمد خليل الصعدي، الدكتور محمد مهدي المسلمي، أيمن إبراهيم الزامل، و إبراهيم محمد النوري. *الجامع في الجرح والتعديل*. 1 ط. بيروت، لبنان: عالم الكتب، 1412. ج3، ص343-
- Alnori, Alsyyed abul Moatiu, Hassan Abdulul Munim Shalbi, Ahmad Abdur Razzaq Eid, Aljamia Fil Jarhi Wadtadeel, Taba 01, Bairoot, Lubnan, Alimul Kitab, 1412, V.03 p343
- ⁵¹علاء الدين بن قليط مغلطاي، الإنابة إلى معرفة المختلف فيهم من الصحابة، تحرير السيد عزت المرسى وآخ. (الرياض مكتبة الرشد للنشر والتوزيع، د.ت). ج2، ص258-
- ⁵²الأصبهاني، معرفة الصحابة. ج5، ص2815-
- Alaou Deen bin Qaleet Mukhlai, Alinabah ila Marifatil Mukhtalif fihim Minus Sahabah, Maktba Izzat Almarsa wa Akh, Alriaz, Maktabatur Rasheed linashri wltoseea, V.05 p2815
- ⁵³مغلطاي، علاء الدين بن قليط. *الإنابة إلى معرفة المختلف فيهم من الصحابة*. تحرير السيد عزت المرسى، إبراهيم إسماعيل القاضي، مجدي عبد الخالق الشافعي، وإشراف/ محمد عوض المنقوش. الرياض - المملكة العربية السعودية: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع، د.ت. ج2، ص258-
- Alaou Deen bin Qaleet Mukhlai, Alinabah ila Marifatil Mukhtalif fihim Minus Sahabah, Maktba Izzat Almarsa wa Akh, Alriaz, Maktabatur Rasheed linashri wltoseea, V.02 p258
- ⁵⁴الأصبهاني، معرفة الصحابة. تحرير عادل بن يوسف العزالي. 1 ط. الرياض: دار الوطن للنشر، 1419. ج5، ص2815-
- Alasbahani, Marifatul Sahabah, tahreer Adil bin Yousaf Alazari, taba 01, Alriaz, Darul Watan linnashri, 1419, V.05 p2815
- ⁵⁵مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري، المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، تحرير محمد فؤاد عبد الباقي (بيروت: دار إحياء التراث العربي، د.ت). ج2، ص800-
- Alnisabari, Almusnad Aulssahi Almuktasar Almuktasar binaqlil adli an Rasool Lillah, bairoot, Dar Ihyaul Turasul Arabi, v.02 p800
- ⁵⁶النيسابوري، أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة بن المغيرة بن صالح بن بكر السلمي. *صحيح ابن خزيمة*. تحرير الدكتور محمد مصطفى الأعظمي. 2 ط. المكتب الإسلامي، 1424. ج2، ص1390-
- Alnisabari, Abubaker Muhammad bin Ishhaq bin Khuzaima bin Almugeera bin Salih bin Baker Alsalam, Saheeh ibn Khuzaima, taba 02, Almakhtul Islami, 1424, V.02 p1390
- ⁵⁷العسقلاني، الإصابة في تمييز الصحابة. ج3، ص487-
- Alaskalani, Alisaba Fi Tamyiis Sahaba, v.03 p487
- ⁵⁸العسقلاني، تقريب التهذيب. ص266-
- Alaskalani, Taqreeb ut tahzeeb, p266
- ⁵⁹الذهبي، سير أعلام النبلاء. ج8، ص200-
- Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.08 p200

- ⁶⁰المزى, تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج 12، ص 471، 472۔
Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 12 p471,472
- ⁶¹المزى, تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج 12، ص 463۔
Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 12 p363
- ⁶²العسقلاني, تقريب التهذيب. ص 113۔
Alaskalani, Taqreeb ut tahzeeb, p113
- ⁶³الذهبي, سير أعلام النبلاء. ج 6، ص 275۔
Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.06 p275
- ⁶⁴المزى, تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج 3، ص 266۔
Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 03 p266
- ⁶⁵"الذهبي, سير أعلام النبلاء. ج 6، ص 276۔
Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.06 p276
- ⁶⁶المزى, تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج 3، ص 265۔
Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 04 p265
- ⁶⁷العسقلاني, تقريب التهذيب. ص 401۔
Alaskalani, Taqreeb ut tahzeeb, p401
- ⁶⁸الذهبي, سير أعلام النبلاء. ج 5، ص 207۔
Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.05 p207
- ⁶⁹العسقلاني, تقريب التهذيب. ص 401۔
Alaskalani, Taqreeb ut tahzeeb, p401
- ⁷⁰المزى, تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج 20، ص 437 تا 442۔
Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 20 p437 to 442
- ⁷¹العسقلاني, تهذيب التهذيب. ج 7، ص 324۔
Alaskalani, Tahzeeb ut Tahzeeb, v.07 p324
- ⁷²العسقلاني, تقريب التهذيب. ص 401۔
Alaskalani, Taqreeb ut tahzeeb, p401
- ⁷³المزى, تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج 20، ص 435۔
Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 20 p435
- ⁷⁴الذهبي, سير أعلام النبلاء. ج 5، ص 207۔
Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.05 p207
- ⁷⁵المزى, تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ص 215۔
Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, p215
- ⁷⁶الذهبي, سير أعلام النبلاء. ج 4، ص 515۔
Azzahbi, Seyar Aalam ul nobala, V.04 p515
- ⁷⁷المزى, تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج 9، ص 341۔
Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 09 p341
- ⁷⁸العسقلاني, تهذيب التهذيب. ج 3، ص 323۔
Alaskalani, Tahzeeb ut Tahzeeb, v.03 p323
- ⁷⁹العسقلاني. ج 3، ص 322۔
Alaskalani, Tahzeeb ut Tahzeeb, v.03 p322
- ⁸⁰المزى, تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج 9، ص 340۔
Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 09 p340
- ⁸¹العلاني, اسد الغابہ. ج 3، ص 37۔
Alali, Uso dul Gaba, V.03 p37
- ⁸²العسقلاني, تقريب التهذيب. ص 288۔

Alaskalani, Taqreeb ut tahzeeb, p288

⁸³المزي، تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج14، ص73-

Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 14 p73

⁸⁴العسقلاني، تهذيب التهذيب. ج5، ص80-

Alaskalani, Tahzeeb ut Tahzeeb, v.05 p80

⁸⁵المزي، تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج14، ص72-

Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 14 p72

⁸⁶البهقي، السنن الكبير. ج6، ص179-

Albehqi, Assunanul Qabeer, 1432, v.06 p179

⁸⁷الشيباني، مسند الإمام أحمد بن حنبل. تحرير شعيب الأرنؤوط و عادل مرشد. 1 ط. مؤسسة الرسالة، 1421. ج33، ص436-

Alsshshaibani, Musnad Imam Ahmad bin Hunbal, Taba 1, moassitur risala, 1421, v.33 p436

⁸⁸النسائي، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، المجتبى من السنن = السنن الصغرى للنسائي. تحرير أبو غدة عبد الفتاح. 2 ط. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية، 1406. ج4، ص181-

Alnisai, Abu Abdur Rahman Ahmad bin Shoaib bin Ali Alkhrasani, Almuhtaba minus sunan, Taba 02, heleb, Maktabul Matbuatul Islamia, 1406, v.04 p181

⁸⁹العسقلاني، الإصابة في تمييز الصحابة. ج3، ص343-

Alaskalani, Alisaba Fi Tamyiis Sahaba, v.03 p343

⁹⁰البغدادي، أبو الحسين عبد الباقي بن قانع بن مرزوق بن واثق الأموي بالولاء. معجم الصحابة. تحرير صلاح بن سالم المصراطي. 1 ط. المدينة المنورة: مكتبة الغرباء الأثرية، 1418. ج2، ص24-

Albagdadi, abu ul Hussain, Moajimus Sahaba, taba 01, Almadina tul Munawra, Maktaba tul Gharbia alasria, 1408, v.02 p24

⁹¹أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري الطحاوي، شرح مشكل الآثار، تحرير شعيب الأرنؤوط، 1 ط. (مؤسسة الرسالة، 1415). ج1، ص419-

Alaskalani, Alisaba Fi Tamyiis Sahaba, Shara Muslim Alasar, Taba01, Muassisatur Razia, v1, p419

⁹²القرآن 2: 184-

Alquran, 02, 184

⁹³الجعفي، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري. ج1، ص553-

Aljoafi, Aljamia Almusnad Aulssahi Almuhtasar min Amori Rasool illah w Sonanih W Ayyamih, Sahee Albukari, v.01 p553

⁹⁴النسائي، المجتبى من السنن = السنن الصغرى للنسائي. ج4، ص147-

Alnisai, Almuhtaba minus sunan, 1406, v.01 p147

⁹⁵المزي، تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج30، ص272-

Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 30 p272

⁹⁶أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني، المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، تحرير محمد حسن محمد حسن إسماعيل الشافعي، 1 ط. (بيروت - لبنان: دار الكتب العلمية، 1417). ج1، ص80-

Abu Naeem Ahmad bin Abdullah bin Ahmad bin Ishhaq bin Moosa bin Mehran Ashbahani, Almusnad Almushtakraj Ali Saheehul Imam Muslim, taba 01, Bairoot, Lubnan, Darul Kutab Alilmia, 1417, v 01 p80

⁹⁷النوري وآخ.، الجامع في الجرح والتعديل 1412، ج9، ص115-

Alnori, Aljamia Fil Jarhi Wadtadeel, 1412, V.09 p115

⁹⁸البخاري، التاريخ الكبير. ج10، ص173-

Albukahri, Attarik ul Qabeer, Haidar Abad, Adukan, daiara tul Maarif Alusmania, v 10 p173

⁹⁹المزي، تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج30، ص280 تا 283-

Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 30 p280 to 283

- ¹⁰⁰ "شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذہبی، تذکرۃ الحفاظ 1، ط. (بیروت- لبنان: دار الکتب العلمیۃ، 1419). ج. 1، ص 182۔"
- Shamso Deen Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad bin Usman bin Qaimaz Azzahbi, Tazkira tul Huffaz, taba 01, Bairoot, Lubnan, Darul Kutab Alilmia, 1419, v 01 p182
- ¹⁰¹ "المزی، تہذیب الکمال فی أسماء الرجال. ج 30، ص 272۔"
- Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 30 p272
- ¹⁰² "البخاری، التاریخ الکبیر. حیدر آباد - الدکن: دائرة المعارف العثمانیۃ، د.ت. ج 10، ص 173۔"
- Albukahri, Attarik ul Qabeer, Haidar Abad, Adukkar, da'ira tul Maarif Alusmania, v 10 p173
- ¹⁰³ "المزی، تہذیب الکمال فی أسماء الرجال. ج 30، ص 275۔"
- Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 30 p275
- ¹⁰⁴ "العسقلانی، تقریب التہذیب. ص 170۔"
- Alaskalani, Taqreeb ut tahzeeb, p170
- ¹⁰⁵ "الجعفی، محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ البخاری. الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وأیامہ = صحیح البخاری. تحریر محمد زہیر بن ناصر الناصر. 1 ط. دار طوق النجاة، 1422. ج 2، ص 63۔"
- Aljoafi, Aljamia Almusnad Aulssahi Almuqtasar min Amori Rasool illah w Sonanih W Ayyamih, Sahee Albukari, taba 01, Dar Toqul Najat, 1422, v.02 p63
- ¹⁰⁶ "النیسابوری، مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری. المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. تحریر محمد فؤاد عبد الباقي. بیروت: دار إحياء التراث العربی، د.ت. ج 1، ص 199۔"
- Alnisabari, Almusnad Aulssahi Almuqtasar Almuqtasar binaqlil adli an Rasool Lillah, bairoot, Dar Ihya'ul Turasul Arabi, v.01 p199
- ¹⁰⁷ "ابن أبي حاتم، أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن المنذر التميمي، الحنظلي، الرازي، الجرح والتعديل 1، ط. (بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1271). ج 3، ص 193۔"
- Ibn Abi Hatim, Abu Muhammad Abdur Rahman bin Muhammad bin Idrees bin Almunzir Alttamimi, Aljarh wattadeel, taba 01, Bairoot, Darul Ihya'ul toras Alarabi, 1271, v.03 p193
- ¹⁰⁸ "محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبُد، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي، الثقات 1، ط. (حيدر آباد، الدكن الهند: دائرة المعارف العثمانية، 1393). ج 6، ص 210۔"
- Muhammad bin Habban, Abu Hatim, Alldarmi, Albusti, taba 01, Haider Abad, Audukkan, Daira tul Maarif Alusmania, 1393, v.06 p210
- ¹⁰⁹ "الذهبي تذكرة الحفاظ. 1 ط. بيروت-لبنان: دار الکتب العلمیۃ، 1419. ج 1، ص 108۔"
- Azzahbi, Tazkira tul Huffaz, taba 01, Bairoot, Lubnan, Darul kotab Alelmia, 1419, V.01 p108
- ¹¹⁰ "الرازي، ابن أبي حاتم، أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن المنذر التميمي، الحنظلي، الجرح والتعديل. 1 ط. بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1271. ج 3، ص 193۔"
- Ibn Abi Hatim, Abu Muhammad Abdur Rahman bin Muhammad bin Idrees bin Almunzir Alttamimi, Aljarh wattadeel, taba 01, Bairoot, Darul Ihya'ul toras Alarabi, 1271, v.03 p193
- ¹¹¹ "المزی، تہذیب الکمال فی أسماء الرجال. ج 6، ص 519۔"
- Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 06 p519
- ¹¹² "المزی. ج 6، ص 520۔"
- Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 06 p520
- ¹¹³ "الرازي، الجرح والتعديل. ج 5، ص 301۔"
- Arrazi, Aljarh wattadeel, v.05 p301
- ¹¹⁴ "المزی، تہذیب الکمال فی أسماء الرجال. ج 6، ص 48۔"
- Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 06 p48
- ¹¹⁵ "العسقلانی، تقریب التہذیب. ص 349۔"
- Alaskalani, Taqreeb ut tahzeeb, p349

- ¹¹⁶ "الجعفي، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري. ج1، ص164".
- Aljoafi, Aljamia Almusnad Aulssahi Almutasar min Amori Rasool illah w Sonanilh W Ayyamih, Sahee Albukari, v.01 p164
- ¹¹⁷ "النيسابوري، المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم. ج1، ص163".
- Alnisabori, Almusnad Aulssahi Almutasar Almutasar binaqlil adli an Rasool Lillah, v.01 p163
- ¹¹⁸ "المزي، تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج17، ص376".
- Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 17 p376
- ¹¹⁹ "الرازي، الجرح والتعديل. ج5، ص301".
- Arrazi, Aljarh wattadeel, v.05 p301
- ¹²⁰ "المزي، تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج17، ص373".
- Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 17 p373
- ¹²¹ "المزي. ج17، ص374".
- Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 17 p374
- ¹²² "المزي، تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ج33، ص426".
- Almizzi, Tahzeeb ul Kamal fi Asma ir Rijal, v 33 p426
- ¹²³ "الجعفي، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري. ج1، ص553".
- Aljoafi, Aljamia Almusnad Aulssahi Almutasar min Amori Rasool illah w Sonanilh W Ayyamih, Sahee Albukari, v.01 p553
- ¹²⁴ "أبو عيسى، محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، سنن الترمذي. تحرير أحمد محمد شاكر، محمد فؤاد عبد الباقي، وإبراهيم عطوة عوض. 2 ط. مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، 1395. ج5، ص60".
- Abu Essa, Muhammad bin Essa bin Sorah bin Moosa bin Azzahq attirmazi, Sunan Tirmazi, misar, Mustafa Albabi Alhalbi, hadith 1395, v.05 p60